تفسیر قران ٦٧ ۳۰۔ جنوری۔ ۲۰۲۲

47 . يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ أَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ

اے بنی اسرائیل! ہماری ان نعمتوں کویاد کرو جو ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں اور ہم نے تمہیں عالمین سے بہتر بنایا ہے

کیا بنی اسرائیل کو تمام عالمین پر فضیلت دی ہے؟

جبکہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیر الالم ہے، خود قران کے مطابق۔

جواب ۱: اس زمانے کی امتوں میں

بعض مفسرین کی تفسیر:بنیا سرائیل کو ان کے زمانے کی امتوں میں افضلیت دی گئ ہے جبکہ امۃ محمدیہ تمام امتوں سے افضل ہے حتی بنی اسرائیل

جس طرح بیبی مریم س اپنی عالم کی خواتین کی سردار ہیں جبکہ بیبی زھرا سلام اللہ علیھا تمام خواتین کی

جواب ۲: تخصیص

قانون: عمومی بات کو تخصیص دینا ممکن ہے۔

مثال: کہا جائے: علماء کا اکرام کرو(عمومی بات) پھر کہا جائے: فاسق علماء کا اکرام نہ کرو(تخصیص)

پس یہاں بھی ممکن ہے بنی اسرائیل کو عالمین پر فضیلت دینا عمومی بات ہو اور امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خیر الامم قرار دے کر بنی اسرائیل کی افضلیت کو غیر از امت محمد سے مخصوص کر دیا ہو۔

جواب ۳: ممکن ہے زاویے مختلف ہوں

امت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اخروی اعتبار سے: خدا سے قربت و معرفت وغیرہ کے زاوئے سے افضل ہے اور

بنی اسرائیل دنیوی اعتبار سے افضل ہے: جیسے فرعون سے نجات کے لئے رستے کا بننا، مختلف اقسام کی نعمتیں ان پر نازل ہونا وغیرہ۔

علامہ نقن نے یوں ترجمہ کیا: تمام خلائق سے زیادہ عطا کیا ہے (فضیلت دی ہے کے بر خلاف) (یعنی فضیلت کو مال و دولت سے مخصوص کیا)

دلیل: متعدد آیات میں فضل کا لفظ عطی اور مال کی فضیلت کے لئے آیا ہے

(نحل: ۷۱)وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِۚ-فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌؕ-اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ)۷۱(

اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں ، باندیوں پر نہیں لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں برابر نہ ہوجائیں تو کیا صرف اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں ؟

اعتراض:

خلاف ظاھر معنی ہے۔اور بنی اسرائیل پر نعمتیں دنیوی نعمتوں تک محدود نہیں تھیں بلکہ متعدد انبیاء کا نزول وغیرہ بھی فضیلت میں شامل ہے۔

اگر قران میں ایک جگہ لفظ غیر ظاھری معنی میں استعمال ہو بھی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے مقامات پر بھی غیر ظاھری معنی لیا جائے اگرچہ دلیل موجود نہ ہو۔

اس کے لئے دوسری آیات یا روایات کا غیر ظاھری معنی کی تاعید ضروری ہے [1]

جواب: البتۃ ظھور پر ہی مبنی مندرجہ ذیل یقینی نتیجہ نکالنا ممکن ہے: کہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اخروی اعتبار سے قطعا ہر امت سے افضل ہے (دونوں قسم کی آیات کے معنیٰ کو ملا کر: قران سے قران کی تفسیر)

48. وَ اتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کابدل نہ بن سکے گا اور کسی کی سفارش قبول نہ ہوگی. نہ کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کسی کی مدد کی جائے گی

یہ آیت کس سے مخاطب ہے؟ بعید نہیں کہ بنی اسرائیل سے ہی مخاطب ہو اور ان کی مذمت میں ہے۔

لا تجزی نفس عن نفس سے مراد

احتمال ا: جس طرح دنیا میں ماں باپ اولاد کی مصیبت کو خود پر لے لیتے ہیں اس طرح نہیں ہوگا یا دنیا میں ممکن ہے کسی کی سزا کسی اور کو دے دی جائے (سفارش، بدماشی وغیرہ کے ذریعے) یہ نہیں ہوگا۔

---

[1] قاعدہ: بغیر قرینے اور دلیل کے لفظ کو ہمیشہ ظاھری معنوں میں لیا جاتا ہے

مثال لا ينال عهد الظالمين (ظالموں کو میرا عھدہ نہیں پہنچے گا)

ظالمین کاظاھری معنی وہی عرفی ظلم ہے۔اگرچہ کچھ مقامات پر مجازی معنیٰ: گناہ وغیرہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے (الشرك ظلم عظيم)
لیکن جہاں بھی ظلم کا لفظ آئے گا اگر کوئی قرینہ اس کے برخلاف موجود نہ ہو تو اسے حقیقی معنوں میں ہی لیں گے۔ اور پہلی آیت میں بغیر دلیل کہ ظالمین کو نفس پر ظلم کرنے والے نہیں مانا جا سکتا۔

احتمال ۲: کوئی نفس دوسرے نفس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا

اگرچہ یہ خلاف ظاھر نظر آتا ہے۔ کیونکہ منفی بات ہو رہی ہے اور ڈرایا جا رہا ہے۔

جزا سے مراد

جزا مطلق ہے: سزاو اور ثواب دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے

شفاعت کا قبول نہ ہونا؟

اگرچہ یہ آیت شفاعت کی نفی کر رہی ہے لیکن ایک آیت سے نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔

کیا یہ آیت ہر قسم کی شفاعت کو رد کر رہی ہے؟

ادبی قانون: اگر نکرہ نفی کے بعد آیا تو عموم پر دلالت کرتا ہے۔[1]

لا یقل (قبول نہیں کیا جائے گا): منفی جملہ، منھا: نفس سے، شفاعۃ: نکرۃ

یعنی کوئی بھی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔ چاہے شفاعت کا کوئی بھی فرد تصور کیا جائے۔

[1] ما جائنی احدٌ۔ نفی کے بعد نکرہ آیا۔ کوئی ایک بھی شخص میرے پاس نہیں آیا۔ احد کا کوئی بھی فرد نہیں آیا(ممکنہ افراد میں تمام اشخاص موجود تھے)